حدیث: تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے

مجیب: مولانا عابد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1938

تاریخ اجراء: 26 ربیع الاوّل 1446ھ / 01 اکتوبر 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ایک حدیث سنی تھی کہ ایک بیٹا نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرتا ہے کہ میرے والد نے میرا مال لے لیا، تو آخر میں نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم فرماتے ہیں کہ تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے، یہ پورا واقعہ کس طرح ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

معجم الصغیر للطبرانی میں حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے کہ ایک شخص بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: ”یا رسول الله إن أبي أخذ مالي فقال النبي صلى الله عليه وسلم للرجل اذهب فأتني بأبيك فنزل جبريل عليه السلام على النبي صلى الله عليه وسلم فقال إن الله يقرئك السلام ويقول إذا جاءك الشيخ فسله عن شيء قاله في نفسه ما سمعته أذناه فلما جاء الشيخ قال له النبي صلى الله عليه وسلم ما بال ابنك يشكوك أتريد أن تأخذ ماله فقال سله يا رسول الله هل أنفقته إلا على عماته أو خالاته أو على نفسي فقال النبي صلى الله عليه وسلم ايه دعنا من هذا أخبرنا عن شيء قلته في نفسك ما سمعته أذناك فقال الشيخ والله يا رسول الله ما يزال الله يزيدنا بك يقينا لقد قلت في نفسي شيئا ما سمعته أذناي فقال قل وأنا أسمع قال قلت:

غَذَوْتُکَ مَوْلُوْدًا وَمُنْتُکَ يَافِعًا تُعَلُّ بِمَا اَجْنِیْ عَلَيْکَ وَتَنْهَلُ

اِذَا لَيْلَةٌ ضَاقَتْکَ بِالسَّقَمِ لَمْ اَبِتْ لِسَقَمِکَ اِلَّا سَاهِرًا اَتَمَلْمَلُ

کَاَنِّیْ اَنَا الْمَطْرُوْقُ دُوْنَکَ بِالَّذِیْ طُرِقْتَ بِهٖ دُوْنِیْ فَعَيْنَیَّ تَهْمِلُ

تَخَافُ الرَّدٰی نَفْسِیْ عَلَيْکَ وَاِنَّهَا لَتَعْلَمُ اَنَّ الْمَوْتَ وَقْتٌ مُؤَجَّلُ

فَلَمَّا بَلَغْتَ السِّنَّ وَالْغَايَةَ الَّتِیْ اِلَيْهَا مَدٰی مَا فِيْکَ کُنْتُ اُؤَمِّلُ

جَعَلْتَ جَزَآئِیْ غِلْظَۃً وَفَظَاظَۃً کَاَنَّکَ اَنْتَ الْمُنْعِمُ الْمُتَفَضِّلُ
فَلَیْتَکَ اِذْ لَمْ تَرْعَ حَقَّ اُبُوَّتِیْ فَعَلْتَ کَمَا الْجَارُ الْمُجَاوِرُ یَفْعَلُ
تَرَاہُ مُعِدًّا لِلْخِلَافِ کَاَنَّہٗ بِرَدٍّ عَلٰی اَھْلِ الصَّوَابِ مُوَکَّلُ
قال فحينئذ أخذ النبي صلى الله عليه وسلم بتلابيب ابنه وقال أنت ومالك لأبيك“

یعنی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے باپ نے میرا مال لے لیا ہے، تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جاؤ اپنے باپ کو لے کر آؤ۔ اتنے میں حضرت سیِّدُنا جبریل امین علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: اللہ پاک نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام بھیجا ہے اور ارشاد فرمایا ہے: جب وہ بوڑھا شخص آئے، تو اس بات کے متعلق اس سے دریافت فرمائیں جو اس نے اپنے دل میں کہی ہے، جسے اس کے کانوں نے بھی نہ سنا۔ جب وہ شخص حاضر ہوا، تو حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا: آپ کے بیٹے کا کیا معاملہ ہے؟ وہ شکایت کر رہا ہے کہ آپ اس کا مال لینا چاہتے ہیں؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس سے پوچھئے کہ کیا میں نے وہ مال اس کی پھوپھیوں، خالاؤں اور اپنے آپ پر خرچ نہیں کیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ٹھیک ہے (لیکن) مجھے وہ بتاؤ جو تم نے اپنے دل میں کہا اور تمہارے کانوں نے بھی نہ سنا۔ انہوں نے عرض کی: ”یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ عَزَّوَجَلَّ یقیناً ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت کا وافر حصہ عطا فرمائے گا، میں نے اپنے دل میں ایک ایسی بات کہی جو میرے کانوں نے بھی نہ سنی۔“ ارشاد فرمایا: ”اب تم بولو اور میں سنتا ہوں۔“ عرض کی: ”میں نے (اشعار میں) یہ کہا تھا:

(۱)...میں نے بچپن میں تیری پرورش کی اور جوانی تک تجھ پر احسان کیا، جو تیری خاطر کماتا تُو اسی کے کھانے پینے میں لگاتار مشغول رہا۔

(۲)...جب رات نے بیماری میں تجھے کمزور کر دیا تو میں تیری بیماری کی وجہ سے رات بھر بے قراری کی حالت میں بیدار رہا۔

(۳)...گویا تیری جگہ میں اس مرض کا شکار تھا جس نے تجھے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا جس کے سبب میری آنکھیں تھمنے کا نام نہ لیتی تھیں۔

(۴)...میرا دل تیری ہلاکت سے ڈر رہا تھا حالانکہ اسے معلوم تھا کہ موت کا ایک وقت مقرر ہے۔

(۵)...جب تو بھرپور جوانی کی عمر کو پہنچا جس کی میں عرصۂ دراز سے تمنا کر رہا تھا۔

(۶)...تو تُو نے میرے احسان کا بدلہ انتہائی سختی کی صورت میں دیا گویا پھر بھی تو ہی احسان اور مہربانی کرنے والا ہے۔

(۷)...اور تو نے میرے باپ ہونے کا لحاظ تک نہ کیا بلکہ ایسا سلوک کیا جیسے پڑوسی پڑوسی کے ساتھ کرتا ہے۔

(۸)...آپ اسے (یعنی میرے بیٹے کو) ہر وقت میری مخالفت پر تیار پائیں گے گویا اسے اہلِ حق کا انکار کرنے پر ہی مقرر کیا گیا ہو۔

حضرت سیِّدُنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس اسی وقت سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بیٹے کا گریبان پکڑا اور اس سے ارشاد فرمایا: "تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔" (المعجم الصغیر، جلد2، صفحہ 62-63، دار الکتب العلمیة، بیروت)

حدیث پاک کے اس حصے **"تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے"** کی تشریح میں مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "یعنی تم بھی اپنے باپ کے ہو تمہارا مال بھی، لہٰذا تمہارے باپ کو حق ہے کہ تم سے جانی خدمت بھی لیں اور مالی خدمت بھی۔" مزید فرماتے ہیں: "اس فرمان عالی سے چند مسئلے معلوم ہوئے: غنی اولاد پر فقیر ماں باپ کا خرچہ واجب ہے اور اگر ماں باپ غنی ہوں انہیں اولاد کے مال کی ضرورت نہ ہو تو ہدایا دیتے رہنا مستحب ہے۔" (مرآۃ المناجیح، جلد5، صفحہ165، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

البتہ یہ بات یاد رہے کہ بیٹے کی زندگی میں باپ اس کے مال کا مالک نہیں ہوتا۔ جیسا کہ فتاویٰ رضویہ میں امام اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اس سے متعلق فرماتے ہیں: "باپ بیٹے کے مال کا اس کی زندگی میں ہرگز مالک نہیں۔ وقولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انت ومالک لابیک من باب البر۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے، تو یہ بھلائی کے باب سے ہے (ت)۔ فتح القدیر کے باب الوطی الذی یوجب الحد میں ہے: لم تکن لہ ولایۃ تملک مال ابنہ حال قیام ابنہ۔ اس کو یہ ولایت نہیں ہے جو بیٹے کی زندگی میں اس کے مال کا باپ کو مالک بنا دے (ت)۔

نہ باپ کو بے رضا واجازتِ پسر اس کے مال سے ایک حبہ لینے کا اختیار۔ قال تعالٰی: اِلَّآ اَنۡ تَکُوۡنَ تِجَارَۃً عَنۡ تَرَاضٍ مِّنۡکُمۡ۔ اللہ تعالٰی نے فرمایا: بغیر اس کے کہ تمہاری رضامندی سے تجارت ہو (ت)۔

مگر جبکہ باپ فقیر محتاج ہو اور بیٹا غنی، تو صرف بقدر نفقہ کے بلا اطلاعِ پسر بھی لے سکتا ہے اگرچہ بیٹا راضی نہ ہو۔ وھو محمل قولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان اطیب ما اکل الرجل من کسبہ وان ولدہ من کسبہ۔ اور یہی محمل ہے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اس ارشاد کا کہ آدمی کا اپنے کسب سے کھانا نہایت پسندیدہ ہے اور بیٹا اس کا کسب ہے (ت۔) (فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ 643-644، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net